تفسیر مظہری

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی

سلیس ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبدالدائم الجلالی

دارالاشاعت

تفسیر مظہری

جلد ہفتم

سورۂ اسرائیل سے سورۂ انبیاء تک
پارہ ۱۵ تا پارہ ۱۷ کا نصف رکوع ۷ تک

تالیف
حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ
تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات
مولانا سید عبدالدائم الجلالی
رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر
دارالاشاعت
اردو بازار کراچی ۱
فون ۲۱۳۷۶۸

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : ۱۹۹۹ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : صفحات در ۶ جلد

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 26-نابھہ روڈ لاہور
کشمیر بک ڈپو۔ چینوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

اور مجاہد کی طرف اس کو منسوب کیا ہے (یعنی بائیں بغل کے اندر دائیں ہتھیلی کو لے جاؤ) آدمی کا بازو بغل کے اندر تک جَناح کہلاتا ہے۔ بیضاوی نے لکھا ہے اصل میں جَناح پرندہ کا بازو ہوتا ہے، انسان کے لئے جَناح کا استعمال بطور استعارہ کیا جاتا ہے۔ قاموس میں ہے سینہ کی طرف کی پسلیاں جَوَانح کہلاتی ہیں اس کا مفرد جَانِحَة ہے جَناح بازو، ہاتھ اور بغل۔

تَخْرُجْ یعنی ہاتھ کو بغل کے نیچے لے جاؤ پھر نکالو تو وہ سفید، چمکدار، روشن بغیر کسی بیماری کے برآمد ہوگا سوء بیماری خرابی مراد برص (برص سے بھی جلد سفید ہو جاتی ہے جس کی اس جگہ لفظ سوء فرما کر نفی کر دی) بغوی نے حضرت ابن عباس کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ سے روشن چمکدار نور برآمد ہوتا تھا جو دن میں یا رات میں ہر وقت چاند سورج کی طرح جھلکتا تھا۔ آيَةً اُخْرٰى سے یہ مراد ہے کہ یہ دوسرا معجزہ ہوگا جو تمہارے دعویٰ نبوت کی تصدیق کرے گا۔

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ تاکہ ہم تم کو اپنی قدرت کی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دکھائیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ید بیضاء حضرت موسیٰ کا سب سے بڑا معجزہ تھا۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت حد سے نکل گیا ہے۔ ع ۱۰/۲
یعنی یہ دونوں معجزے لے کر فرعون کے پاس جاؤ اور اس کو اللہ کی عبادت کی دعوت دو وہ نافرمانی اور سرکشی میں حد سے آگے بڑھ چکا ہے، یہاں تک کہ الوہیت کا مدعی بن بیٹھا ہے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ موسیٰؑ نے کہا اے میرے رب میرے سینہ کو میرے لئے کھول دے کہ اس کے اندر وہ معرفت وجدانیہ سما جائے جس کو کوئی عقل بطور نظر حاصل نہیں کر سکتی۔ تیری ذات کے علاوہ پھر مجھے کسی کے اندر نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت نظر نہ آئے اور فرعون اور اس کی حکومت کا خوف میرے دل سے جاتا رہے، حضرت ابن عباس نے آیت کی تشریح میں بیان کیا موسیٰ یہ کہنا چاہتے تھے کہ میں تیرے سوا پھر کسی سے نہ ڈروں۔ بات یہ تھی کہ فرعون اور اس کے لشکر واقتدار کی وہ شان و شوکت تھی کہ حضرت موسیٰ کو بھی اس سے خوف محسوس ہوتا تھا (اس لئے آپ نے شرح صدر اور بے خوف ہو جانے کی دعا کی)

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے۔ یعنی ایسی سہولت پیدا کر دے اور ایسی توفیق دیدے کہ میں تبلیغ رسالت کر سکوں اور اداء واجب کی کوئی دشواری میرے لئے نہ رہے، کوئی بار بھی محسوس نہ ہو بلکہ ادائے فرض کی تکالیف برداشت کرنے میں مجھے لذت محسوس ہونے لگے۔

اِشْرَحْ اور يَسِّرْ کے الفاظ پہلے مبہم بولے پھر صَدْرِيْ اور اَمْرِيْ کے الفاظ بڑھا کر اس کی تشریح کر دی اس سے کلام میں زور اور طرز ادا میں قوت پیدا ہو گئی۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾ اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھ لیں۔ بغوی نے لکھا ہے بچپن میں حضرت موسیٰؑ ایک روز فرعون کی گود میں تھے کہ آپ نے اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور داڑھی نوچ لی۔ فرعون نے اپنی بی بی آسیہ سے کہا یہ میرا دشمن ہے میں اس کو قتل کرائے دیتا ہوں، آسیہ نے کہا یہ بچہ ہے بے سمجھ اس کو کچھ تمیز نہیں بھلے برے کو نہیں پہچانتا۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کی والدہ نے آپ کا دودھ چھڑا لیا تو واپس لا کر آسیہ کو دیدیا، چنانچہ آپ نے فرعون اور اس کی بی بی کی گود میں پرورش پائی دونوں نے آپ کو بیٹا بنا لیا ایک روز فرعون کے سامنے کھیل رہے تھے اور ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، یکدم چھڑی فرعون کے سر پر ماردی، فرعون نے غضبناک ہو کر قتل کرا دینے کا ارادہ کر لیا۔ آسیہ نے کہا بادشاہ سلامت یہ بے سمجھ بچہ ہے اگر آپ چاہیں تو تجربہ کر لیں۔ چنانچہ آسیہ نے دو طشت موسیٰؑ کے سامنے رکھ دیئے موسیٰؑ نے ہاتھ بڑھا کر جواہرات کے طشت میں ڈالنا چاہا لیکن حضرت جبرئیل نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر انگاروں والے طشت میں ڈال دیا۔ آپ نے انگار پکڑ کر منہ میں رکھ لیا جس سے آپ کی زبان جل گئی اور زبان میں گرہ پیدا ہو گئی۔